Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

بروز بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۷ محرم ۱۳۹۲ھ، ۲۳ تبلیغ ۱۳۵۱ہش، ۲۳ فروری ۱۹۷۲ء	نمبر ۴۴

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۲۲ تبلیغ ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۱ تبلیغ کی رپورٹ مظہر ہے کہ :۔

حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی کیلئے اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۔ ۲۲ تبلیغ ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ الحمد للہ۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ آپکو صحت کاملہ کیساتھ تادیر سلامت رکھے۔

مکرم الحاج شیخ شریف اللہ صاحب عبد اللہ کلاتھ ہاؤس لائلپور کی اہلیہ صاحبہ کچھ عرصہ سے پیٹ کے درد میں مبتلا ہیں۔ علاج کرنے سے عارضی فائدہ ہو جاتا ہے مگر کچھ عرصہ بعد پھر درد عود کر آتا ہے۔ ڈاکٹروں کے نزدیک فی الحال اپریشن بھی نہیں ہو سکتا۔

احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے شفاء کاملہ کے سامان پیدا فرمائے۔ نیز شیخ صاحب موصوف کے بچے بھی بیمار ہیں ان کی صحت کے لئے بھی احباب دعا فرمائیں۔

(خاکسار محمد اسمٰعیل دیالگڑھی)

مصلح موعود کے متعلق پیشگوئی اسلام اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک روشن نشان ہے

اس عظیم پیشگوئی کا ہر پہلو سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے وجود باجود میں بڑی شان کے ساتھ پورا ہوا

ربوہ کے جلسہ عام میں علمائے سلسلہ احمدیہ کی ایمان افروز تقاریر

ربوہ ۔ ۲۰ تبلیغ ۔ آج صبح مصلح موعود کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس عظیم الشان پیشگوئی کا تذکرہ کرنے کے لئے جو اسلام کی صداقت اور سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیت کا روشن نشان ہے اہالیان ربوہ کا ایک خاص جلسہ منعقد ہوا جس میں بزرگان جماعت اور علمائے سلسلہ نے اس پیشگوئی کی اہمیت و عظمت کو واضح کیا اور بتایا کہ کس طرح اس کا ایک ایک پہلو سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذاتِ گرامی میں واضح اور نمایاں طور پر پورا ہوا اور ہمارے ایمانوں میں غیر معمولی طور پر اضافہ کرنے کا موجب ہوا۔ فاضل مقررین نے ان ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلائی جو اس عظیم پیشگوئی کے پورا ہونے کے سلسلے میں افرادِ جماعت پر عائد ہوتی ہیں۔

یہ جلسہ صبح نو بجے مسجد مبارک میں لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام منعقد ہوا۔ احباب کثرت کے ساتھ اس میں شامل ہوئے۔ اس مبارک تقریب کی وجہ سے تمام مقامی دفاتر اور تعلیمی اداروں میں تعطیل تھی۔

جلسہ کی کارروائی محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد جو کہ حافظ قاری محمد صدیق صاحب نے کی مکرم محمد احمد صاحب انور حیدر آبادی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنی اولاد کے متعلق دعائیہ منظوم کلام خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں صاحب صدر نے اس پیشگوئی کی اہمیت واضح کرتے ہوئے بتایا کہ وَذَکِّرْهُمْ بِاَیّٰمِ اللّٰہِ (ابراہیم) کے قرآنی ارشاد کے ماتحت ہمارا فرض ہے کہ ہم الٰہی تجلیات اور خدائی نشانات کا ایمان افروز تذکرہ بار بار کرتے رہیں تاکہ ہماری نسلوں میں بھی ان کی اہمیت کا احساس زندہ و پائندہ رہے۔

صاحب صدر کی تعارفی تقریر کے بعد محترم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ناظر تعلیم نے پیشگوئی کے الہامی الفاظ پڑھ کر سنائے اور پھر اسکے پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ اسکے محرکات و اسباب کیا تھے ۱۸۸۶ء کے سال کو اس پیشگوئی کے سلسلے میں کیا اہمیت حاصل ہے۔ آپ نے بتایا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی طرف سے معجزہ نمائی کا اظہار فرمایا اور قادیان کے ہندوؤں نے نشانات دیکھنے پر آمادگی کا اظہار کیا تو حضورؑ نے اللہ تعالیٰ کے ایماء پر ہوشیار پور میں چلہ کشی فرمائی اور اسلام کی تائید و نصرت کیلئے خصوصی دعائیں فرمائیں جن کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے آپکو مصلح موعود کی بشارت دی اور آپنے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو یہ پیشگوئی شائع فرمائی جو عالمگیر غلبہ اسلام کی مہم میں بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ اسکے بعد محترم مولوی قمر الدین صاحب نے پیشگوئی میں بیان کردہ ایک علامت "وہ دل کا حلیم ہوگا" کا تذکرہ فرمایا اور بتایا کہ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ایک غلامٍ حلیم کی بشارت دی گئی تھی جو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے وجود میں پوری ہوئی، اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جس مصلح موعود کی بشارت دی گئی تھی اسکی بھی ایک علامت یہ بتائی گئی تھی کہ وہ دل کا حلیم ہوگا چنانچہ واقعات نے ثابت کر دیا کہ یہ علامت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وجود باجود میں پوری ہوئی۔

محترم مولوی قمر الدین صاحب کی تقریر کے بعد محترم میاں محمد ابراہیم صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ نے پیشگوئی کی علامات "وہ جلد جلد بڑھے گا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا" کے پورا ہونے کا ایمان افروز تذکرہ کیا اور اس امر کو واضح فرمایا کہ غیر معمولی اور خارق عادت حالات ہیں یہ علامات حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ذریعے پوری ہوئیں آپنے بتایا کہ جس جہت اور جس پہلو سے بھی زمین کے کناروں کو متعین کیا جائے ہمیں یہی نظر آتا ہے اور خود مخالفین بھی تسلیم کرتے ہیں کہ حضور کے ذریعے واقعی دنیا کے کناروں تک اسلام کا پیغام پہنچا۔ جگہ جگہ جماعتیں قائم ہوئیں، مساجد تعمیر ہوئیں۔ قرآن پاک کے تراجم شائع ہوئے اور اس طرح اسلام کے پیغام کے ساتھ ہی ساتھ آپکی شہرت بھی دنیا کے کناروں تک پہنچی۔

اس تقریر کے بعد محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے "پیشگوئی مصلح موعود اور ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ اس عظیم الشان پیشگوئی کی اہمیت اس امر کی مقتضی ہے کہ ہم لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ کے ربانی ارشاد کے ماتحت صحیح معنوں میں شکر گذاری کا احساس اپنے اندر پیدا کریں اور یہ احساس اسی صورت میں زندہ و قائم رہ سکتا ہے جبکہ ہم اپنی اولادوں کو بھی اچھی طرح اور بار بار اس پیشگوئی کی اہمیت سے آگاہ کرتے رہیں۔ اور اس پیشگوئی کے سلسلے میں ہم پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں انہیں سرانجام دینے کیلئے ہر قربانی پیش کریں۔ آپ نے فرمایا غلبہ اسلام کی مہم میں قربانیاں دینے کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ ہم تحریک جدید کے تحت سادہ زندگی بسر کریں اور اپنی اولاد کی تربیت کیطرف بھی خاص توجہ دیں۔

آخر میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے صدارتی تقریر فرمائی۔ آپنے فرمایا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ایک اہم کارنامہ مرکز سلسلہ ربوہ کا قائم کرنا بھی ہے۔ اس بستی کی ہر گلی اور اس کا ہر مقام اللہ تعالیٰ کا ایک نشان ہے جو ہمیں حضرت مصلح موعودؓ کی یاد دلاتا ہے۔ حضورؓ نے بڑی دعاؤں اور تضرعات کے ساتھ اس بستی کی بنیاد رکھی تھی۔ اور یہاں رہنے والوں کیلئے خاص شرائط مقرر فرمائی تھیں، جن میں نماز باجماعت کا التزام۔ شعائر اسلامی کی پابندی۔ اعلیٰ اخلاق دینداری اور خدمات دین کیلئے اپنے ایام کو وقف کرنا بھی شامل ہے۔ آپنے فرمایا ربوہ میں رہنے والوں کا خاص طور پر یہ فرض ہے کہ وہ حضور کی مقرر فرمودہ ان شرائط کے مطابق اپنی زندگیوں کو بسر کریں اور حضورؓ کے درجات کی بلندی، حضورؓ کے مقاصد عالیہ کی کامیابی کے لئے دعاؤں میں لگے رہیں۔ آخر میں آپنے ملک کی حفاظت اور استحکام کیلئے بھی دعا کی تحریک فرمائی۔

جلسہ میں ہونیوالی تقاریر کے دوران محترم مولانا نسیم سیفی صاحب۔ محترم چوہدری عبد السلام صاحب اختر اور محترم حکیم سید عبد الہادی صاحب اور مکرم مبارک احمد صاحب عابد نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی یاد میں نظمیں پڑھ کر سنائیں۔ مکرم منصور احمد صاحب نے مکرم حکیم محمد صدیق صاحب شمس کی ایک نظم پڑھی۔

بالآخر سوا گیارہ بجے اجتماعی دعا کے ساتھ یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ تبلیغ ۱۳۵۱ ھش

اللہ تعالیٰ کی ہستی اور قدرتِ کاملہ کا زبردست ثبوت

آج بھی دنیا میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں ہے جو یا تو بُتوں کو خدا کا درجہ دیتے ہیں یا پھر بعض انسانوں یا مختلف قسم کی مخلوق اشیاء کو خدا کی خدائی میں شریک ٹھہرا کر ان کی عبادت کرتے اور اس طرح کھلے طور پر شرک کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایسے لوگوں پر ان کی گمراہی و ضلالت کو واضح کرنے کے لئے جہاں اور بہت سے دلائل دئے ہیں وہاں ایک زبردست دلیل یہ دی ہے کہ یہ لوگ جن بتوں کی پوجا کرتے ہیں یا جن انسانوں وغیرہ کو خدا کی خدائی میں شریک ٹھہراتے ہیں، اگر یہ اُنہیں پکاریں یعنی اُن سے اپنی حاجت روائی اور مصائب سے نجات کیلئے دُعا مانگیں تو اوّل تو وہ ان کی دُعا سُن نہیں سکتے، اور اگر سُن بھی لیں تو وہ ان کی دُعا کو قبول کرنے یعنی اُن کی حاجت روائی پر اور انہیں مشکلات و مصائب سے نجات دینے پر ہرگز قادر نہیں ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالے ایسے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ؕ (فاطر آیت ۱۵)

اگر تم ان کو (یعنی جنہیں تم خدا کا شریک ٹھہراتے ہو اُنہیں) پکارو اور ان سے دعا کرو تو وہ کبھی تمہاری دعا نہیں سنیں گے اور اگر سُن بھی لیں تو تمہارے فائدہ کے لئے اسے قبول نہیں کر سکیں گے۔

ان کے معبودانِ باطلہ کے دعاؤں کی قبولیت پر قادر نہ ہونے کی اللہ تعالیٰ نے دلیل یہ دی ہے کہ یہ لوگ اللہ کے سوا جن معبودانِ باطلہ کو پکارتے ہیں وہ کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے اور اس سے بھی بڑھ کر یہ ہے کہ وہ خود پیدا کئے جاتے ہیں (النحل آیت ۲۱) اور جب وہ کسی چیز کے بھی خالق نہیں تو وہ مالک نہیں ہو سکتے۔ اور کسی بھی چیز کے مالک نہ ہونے کی صورت میں وہ دعائیں کیسے قبول کر سکتے ہیں۔ چنانچہ ایسے لوگوں کو مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ؕ (فاطر آیت ۱۴)

یعنی جن کو تم اللہ کے سوا (اپنی حاجت روائی کیلئے) پکارتے ہو وہ (تمہاری حاجت روائی کیسے کر سکتے ہیں جبکہ وہ) کھجور کی گٹھلی کے درمیانی چھلکے کے برابر بھی کسی چیز کے مالک نہیں ہیں۔

اس کے بالمقابل اللہ تعالے اپنی مالکیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے اللہ ہی کیلئے زمین و آسمان کی بادشاہت ہے کیونکہ وہ جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے (الشوریٰ آیت ۵۰)۔ اپنی خالقیت اور مالکیت کا ذکر کرنے اور یہ بتانے کے بعد کہ جن کو مُشرک لوگ میرا شریک ٹھہراتے ہیں وہ صفتِ خالقیت اور صفتِ مالکیت سے عاری ہونے کے باعث اُن کی دُعائیں قبول کرنے پر قادر نہیں ہیں فرماتا ہے کہ ہاں یہ مجھ سے دُعائیں مانگیں تو مَیں ان کی دُعائیں قبول کر کے انہیں انکی مُرادیں دُوں گا۔ چنانچہ اللہ تعالے تمام بنی نوع انسان کو مخاطب کر کے فرماتا ہے:-

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ (المومن آیت ۶۱)

اور تمہارا ربّ کہتا ہے مجھے پکارو مَیں تمہاری دُعا سُنوں گا اور اسے قبول کروں گا۔ نیز فرماتا ہے:-

اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (البقرہ آیت ۱۸۷)

جب دُعا کرنے والا مجھے پکارتا ہے تو مَیں اُسکی دُعا قبول کرتا ہوں۔

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی اُسکے واحد لاشریک ہونے اور اسکے خالق و مالک اور ہمہ قدرت ہونے کا ایک زبردست ثبوت یہ ہے کہ وہ اپنے بندوں کی دُعائیں سُنتا اور قبول کرتا ہے۔ جب اُسکے بندے مشکلات و مصائب سے نجات پانے یا اپنی کسی حاجت کے پورا ہونے کیلئے اُس کے حضور جھکتے اور عاجزانہ راہیں اختیار کرتے ہوئے اُسکے حضور روتے اور گڑگڑاتے ہیں تو وہ رجوع برحمت ہوتا ہے ان کی دعائیں قبول کر کے اُن کی مشکلات و مصائب کو دُور کر دیتا ہے اور انکی مرادیں اُنہیں عطا فرماتا ہے۔ بظاہر حالات جو بات ناممکن ہو خدا تعالیٰ قبولیتِ دُعا کے نتیجہ میں اسے بھی ممکن کر دکھاتا ہے اور اس طرح اپنی ہستی، اپنی توحید اور اپنی قدرتِ کاملہ کا ثبوت دیتا ہے۔ پس دُعا ایک زبردست طاقت ہے۔ بے شک دعا کرنے والا عاجز و لاچار اور بے یار و مددگار ہوتا ہے لیکن خدائے واحد و یگانہ جس سے وہ دُعا مانگتا ہے اسکی قدرتوں اور طاقتوں کی کوئی انتہاء نہیں حتّٰی کہ کوئی بات اُسکے آگے انہونی نہیں۔ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ وہ جب رحم کرنے پر آتا ہے تو وہ بندے کو وہ کچھ ہی عطا نہیں کرتا جو وہ اُس سے مانگتا ہے بلکہ اس سے بڑھ کر وہ کچھ اپنے بندے کو عطا کرتا ہے جو اُسکے خواب خیال میں بھی نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے ایک حقیقی مومن (جسے اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اُسکی قدرتوں پر کامل ایمان حاصل ہوتا ہے) سب سے بڑا ہتھیار دُعا ہی ہوتا ہے۔ وہ ظاہری اسباب سے استفادہ کرتے ہوئے تدبیر میں بھی کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتا لیکن بھروسہ اس کا خدا ہی پر ہوتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جب تک خدا کا فضل شاملِ حال نہ ہو تدبیر کوئی نتیجہ پیدا نہیں کر سکتی۔ اس لئے وہ ہر آن دُعا میں لگا رہتا ہے اور قدم قدم پر اس کے فضل کا طالب رہتا ہے۔

دعا کی اِس بنیادی اہمیت کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دُعا کے عظیم الشان ثمرات پر بہت تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور مثالیں دے دے کر واضح فرمایا ہے کہ کس طرح ہم آدم علیہ السلام کی پیدائش کے وقت سے لے کر آج تک اپنے نیک بندوں کی دعائیں قبول کر کے انہیں مشکلات و مصائب سے نجات بخشتے اور کامیابیوں پر کامیابیاں عطا کرتے چلے آرہے ہیں اور آئندہ بھی انہیں قبولیت دعا کے ثمرہ کے طور پر اپنے فضلوں کا وارث بناتے چلے جائیں گے۔

ایک مسحور کُن مثال

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نہایت ہی لطیف اور مسحور کن مثال دیکر ہمیں اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچانے کی بہت ہی حکیمانہ انداز میں تلقین فرمائی ہے۔ حضرت جابرؓ کی روایت کے بموجب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا:- مَثَلِيْ وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيْهَا وَهُوَ يَذُبُّهُنَّ عَنْهَا وَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَاَنْتُمْ تُفَلِّتُوْنَ مِنْ يَدِيْ (مسلم کتاب الفضائل باب شفقتہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اُمّتہ)

میری اور تمہاری مثال اُس آدمی کی سی ہے جس نے آگ جلائی تو بھنورے اور پروانے اس میں گرنے لگے۔ وہ آدمی اُن پروانوں کو اُس آگ سے ہٹانے لگ گیا تاکہ وہ آگ میں نہ جل مریں۔ ایسا ہی دوزخ کی آگ سے بچانے کیلئے مَیں تم کو پیچھے سے پکڑتا ہوں اور تم میرے ہاتھوں سے نکل نکل جاتے ہو۔

حقیقت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نوعِ انسان کو دوزخ کی آگ سے بچانے میں جس جانسوزی کا مظاہرہ فرمایا ہے وہ ہر لحاظ سے عدیم النظیر ہے۔ یہی وجہ ہے اللہ تعالے نے قرآنِ مجید میں آپ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ○ (الشعراء آیت ۴) بلاشبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اختیار کئے بغیر بنی نوعِ انسان دوزخ کی آگ سے بچ نہیں سکتے۔ آج بالخصوص مغربی دُنیا کی حالت اِس امر پر گواہ ہے کہ کس طرح لوگ آتشِ دوزخ میں جل مرنے کے لئے پروانوں کی طرح اس میں گر رہے ہیں۔

مومن کی کامیابی کا راز

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهٖ اَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهٖ اَحَدٌ۔ (مسلم کتاب التوبہ باب فی سعۃ رحمۃ اللہ)

اگر مومن کو اللہ تعالیٰ کی سزا اور گرفت کا اندازہ ہو کہ کتنی سخت اور شدید ہے تو وہ جنّت کی امید نہ رکھے اور یہی سمجھے کہ اس گرفت اور سزا سے بچنا محال ہے، اور اگر کافر کو اللہ تعالیٰ کے خزائنِ رحمت کا اندازہ ہو تو وہ اسکی جنّت سے ناامید نہ ہو اور یقین کرے کہ اتنی بڑی رحمت سے بھلا کون بدقسمت محروم رہ سکتا ہے۔

اِس سے ظاہر ہے کہ خدا کی سزا اور گرفت بھی بہت سخت ہے اور اسکی رحمت بھی بے انتہا وسیع ہے۔ چنانچہ وہ شَدِيْدُ الْعِقَابِ (آل عمران آیت ۱۲) بھی ہے اور ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ (الانعام آیت ۱۴۸) بھی ہے۔ یہی وجہ ہے ایک مومن نہ تو بے خوف ہو کر زندگی گزارتا ہے اور نہ بالکل پُر امید ہو کر بلکہ اسکی حالت بَيْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ ہوتی ہے۔ وہ ہر آن اللہ تعالیٰ کی سزا اور عقوبت سے لرزاں و ترساں رہتے ہوئے اس کی نافرمانی سے بچتا ہے اور اس کی بے انتہا وسیع رحمت کا تصوّر کر کے کبھی ہمّت نہیں ہارتا بلکہ نیکیوں میں ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ مومن کے ہر آن ترقی کرنے اور کرتے چلے جانے کا راز یہی ہوتا ہے کہ وہ خوف و رجاء کے درمیان زندگی بسر کر رہا ہوتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مغربی افریقہ کے دورہ سے واپسی پر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور بعض دیگر اداروں کی طرف سے سپاسناموں کے جواب میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایمان افروز خطاب

مغربی افریقہ میں احمدی مستورات میں قربانی کا بے انتہا شوق اور جذبہ پایا جاتا ہے

(فرمودہ ۱۲ر فتح ۱۳۴۹ہش مطابق ۱۲ر دسمبر ۱۹۷۰ء)

(۳)

میرا دورہ جو آج وجہ اجتماع ہے اس میں ایک تو منصورہ بیگم میرے ساتھ تھیں۔ اگر یہ میرے ساتھ نہ ہوتیں تو میں بغیر کسی مبالغہ کے کہہ سکتا ہوں کہ میرا کام ادھورا رہ جاتا میں تو عورت سے مصافحہ نہیں کرتا اور ابھی ان کی تربیت اتنی نہیں ہوئی کہ ساری کی ساری کو یہ پتہ ہو کہ مردوں سے مصافحہ نہیں کرنا۔ کچھ تربیت کی کمی کی وجہ سے کر لیتی ہیں، اخلاص کی کمی کی وجہ سے نہیں اور کچھ نہیں بھی کرتیں۔ اگر میں اکیلا ہوتا تو ہماری افریقہ کی بہنوں کی پیاس نہ بجھتی اسیری نہ ہوتی۔ ان کی سیری کا اللہ تعالیٰ نے یہ سامان کیا کہ منصورہ بیگم کو یہ توفیق دی کہ گھنٹوں ان میں بیٹھ کر ہزاروں سے ایک وقت میں مصافحہ کیا۔ بچوں کو پیار کیا، نصیحتیں کیں یہ تو ہمارے اس حصہ کا ذکر ہے۔

افریقہ کی احمدی مستورات میں جذبۂ قربانی

وہاں کی جو احمدی عورت ہے وہ اپنے مردوں سے کم نہیں بلکہ بعض پہلوؤں سے تو شاید مردوں سے آگے نکل گئی ہو۔ مالی قربانی میں وہاں مجموعی طور پر شاید عورت آگے ہو اور ویسے انفرادی طور پر تو کوئی آگے ہے اور کوئی پیچھے۔ مثلاً میرے علم میں وہاں کوئی ایسا مرد نہیں ہے جس اکیلے نے پچیس، چھبیس ہزار پونڈ احمدیت کے لئے ایک وقت میں دے دیئے ہوں۔ لیکن میرے علم میں ایسی افریقن (دنیا نے جس کو نفرت اور حقارت سے دیکھا) احمدی بہن ہے جس نے ایک وقت میں پچیس تیس ہزار پاؤنڈ یعنی چھ لاکھ روپیہ جماعت کے لئے دے دیا۔

انہی کو میں نے کہا تھا کہ ہمارا ارادہ افریقہ میں براڈکاسٹنگ سٹیشن لگانے کا ہے اور میرا اندازہ ہے کہ اس پر ایک لاکھ پاؤنڈ خرچ آئے گا (اس وقت تو اندازہ ہی تھا بعد میں جب معلومات حاصل کی ہیں تو قریباً وہی درست نکلا ہے کچھ دو چار ہزار پاؤنڈ کم ہے لیکن ایک لاکھ پاؤنڈ کے قریب خرچ آجائیگا) میں نے انہیں کہا کہ میں اس کی جماعت میں اپیل نہیں کروں گا۔ میں عورتوں میں اپیل کروں گا یعنی نائیجیریا کی عورتوں میں اور آپ بہنیں اس کام کے لئے تیار رہیں اور پیسے اکٹھے کریں تاکہ ہم براڈکاسٹنگ اسٹیشن لگانے میں کامیاب ہو جائیں۔

اس نے بڑی بشاشت سے کہا کہ ہاں جو ہم سے ہو سکا ہم کریں گی، ہم اس تحریک اور منصوبہ میں پوری قربانی دیں گی اور اسے کامیاب کریں گی۔

احمدی مستورات میں مسابقت کی روح

ان میں اس قدر شوق اور جذبہ ہے (جتنی تربیت ہم ان کو دے سکے ہیں۔ اتنی تربیت انہوں نے حاصل کی ہے) لیکن جو جذبہ ان میں تربیت حاصل کرنے کا ہے اس میں شاید آپ بھی ان کا مقابلہ نہ کر سکتی ہوں اور اسی وجہ سے میں نے اس خطرے کا اظہار کیا کہ آپ کو موقعے بھی ہیں آپ کو تربیت بھی ملتی رہتی ہے اور ہر طرف سے آپ کے کان میں نیکی کی باتیں پڑتی ہیں اور جذبہ بھی ہے یہ تو درست ہے انہیں تربیت کا موقع نہیں ملا لیکن جہاں تک جذبے کا سوال ہے وہ آپ سے پیچھے نہیں۔ آپ کے برابر نہیں بلکہ آپ سے آگے ہیں۔ جوں جوں اور جب بھی ان کو تربیت کا موقع ملا وہ آپ سے آگے نکل جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ نے کسی کے ساتھ رشتہ داری نہیں رکھنا۔ جو آگے نکلیں گی وہ اللہ تعالیٰ کے زیادہ پیار کو حاصل کریں گی۔ آئیں گی بعد میں اور لے جائیں گی زیادہ یہ ہے تو شرم کی بات۔ ان کو آگے نہیں نکلنے دینا چاہیئے۔ میرے لئے آپ اور وہ سارے برابر ہیں۔ میری روحانی بچیاں ہیں وہ بھی، اور آپ بھی، اور میرا دل یہ نہیں کرتا کہ کوئی کسی سے پیچھے رہ جائے۔ لیکن جس مقام پر اللہ تعالیٰ نے مجھے کھڑا کیا ہے وہ مقام ایسا نہیں کہ جو پیچھے رہ جائے اُس بچی سے میں زیادہ پیار کروں اور جو خدا کی راہ میں آگے نکل جائے اس بچی سے میں تھوڑا پیار کروں۔ جو بچی یا بچہ اس معنی میں اچھا ہو گا کہ اللہ تعالیٰ اسے زیادہ پیار کرنے والی اور زیادہ پیار کرنے والا اور زیادہ اس کی راہ میں قربانی دینے والی اور اس کی راہ میں زیادہ قربانی دینے والا وہ بہرحال میری توجہ کو اور میرے دل کو اپنی طرف کھینچے گا مجھ سے زیادہ دعائیں لے گا اور میں اللہ تعالیٰ سے اس کے لئے زیادہ رحمت اور زیادہ برکت اور زیادہ مغفرت اور زیادہ رضا کے لئے دعائیں کروں گا۔ میں اپنے علم کے مطابق ہی خدا سے کہوں گا کہ اے میرے رب! مجھے پتہ نہیں کہ ان کے دل میں کیا ہے لیکن جو میری آنکھ دیکھتی ہے کہ دوسروں سے آگے نکل گئے اور دوسروں سے آگے نکل گئی ہیں اگر تیرا علم کامل یہی کہتا ہے جو میرا علم ناقص مجھے کہہ رہا ہے تو اپنے علم کامل کے نتیجہ میں تو اس کے مطابق ان سے معاملہ کر۔

بہرحال میری دعائیں ان کے ساتھ ہوں گی۔ یہ تو ایک ضمنی چیز تھی۔ اصل چیز جو یہ بتا رہا ہوں کہ بحیثیت جماعت یہی ایک جماعت دنیا میں ہے کہ جس میں نہ مرد عورت سے پیچھے ہے نہ عورت مرد سے پیچھے ہے۔

جماعت احمدیہ کی نمایاں خصوصیت

اس پاک جماعت احمدیہ کی یہ عجیب خصوصیت ہے جو کہیں اور نظر نہیں آتی۔ اپنے ملک میں تو کیا غیر ملک جو بڑے ترقی یافتہ سمجھے جاتے ہیں۔ ان میں بھی یہ بات نظر نہیں آتی کہ عورتیں مردوں کے برابر چل رہی ہوں۔ یہ ٹھیک ہے جس وقت ڈانس کے لئے جانا ہوتا ہے، وہ مرد کے پہلو بہ پہلو ہوتی ہے جس وقت شراب خانے جانا ہوتا ہے وہ مرد کے پہلو بہ پہلو ہوتی ہے جس وقت کسی اور تفریح کیلئے وہ جا رہے ہوتے ہیں، وہ مرد کے پہلو بہ پہلو ہوتی ہے ہمارے بعض علاقوں کے رواج کے مطابق مرد سے دس قدم پیچھے نہیں چل رہی ہوتی لیکن جہاں تک خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی دینے کا سوال ہے تو کوئی بھی نہیں دے رہا الا ماشاء اللہ جو مسلمان ہو رہے ہیں۔ جہاں تک ملک کے لئے یا اس سے بھی پہلے مجھے یہ کہنا چاہیئے۔ انسانیت کے لئے قربانی دینے کا سوال ہے مرد آگے ہیں اور عورت پیچھے ہے۔ یہ نظارہ ہمیں وہاں نظر آتا ہے۔

دنیا میں انسانیت کی تاریخ میں صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ابدی زندگی اور ابدی حیات کے دور میں ہمیں دو دفعہ یہ نظر آیا۔ ایک نشأۃ اولیٰ کے موقع پر اور اب دوسری بار نشأۃ ثانیہ کے موقع پر کہ نہ مرد عورت سے پیچھے نہ عورت مرد سے پیچھے دونوں بظاہر ایک جیسے سمجھے گئے۔ دلوں کا حال اللہ جانتا ہے بظاہر دونوں ایک جیسے مستحق اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس کی رضا اور اس کی رحمت پانے والے۔

رضاء الٰہی کے حصول کیلئے احمدی مرد و زن کا بے مثال جذبہ

یہ بڑا ہی حسین نظارہ ہے کہ ایک ایسی جماعت پیدا ہو گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے پیار لینے کا اور اس کی رضا کے حصول کا جہاں تک تعلق ہے۔ مرد و زن میں کوئی فرق نہیں۔ ایک مثال میں نے آپ کو دی ہے۔ اگلی نسل کا جہاں تک سوال ہے، امریکہ بھی آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یورپ بھی آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ روس اور چین بھی آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ چین کو بھی کلچرل ریولیوشن کے ذریعہ یہ ثابت کرنا پڑا کہ چین کی ماں تربیت میں ناکام ہو گئی ہے۔ کلچرل ریولیوشن اس بات کا ثبوت ہے کہ عورت اپنے مشن میں ناکام ہوئی۔ ہمیں کسی کلچرل ریولیوشن کی ضرورت نہیں ہمیں اللہ تعالیٰ نے (اللہ تعالیٰ توفیق بھی دے اور رحم بھی کرے استثناء تو ہوتے ہی ہیں) یہ توفیق دی ہے کہ ہم اپنی اگلی نسلوں کو سنواریں۔

تربیت کی اہم ذمہ داری

ہر وقت ایک جد و جہد جاری ہے۔ کام بڑا مشکل ہے یہ صحیح ہے کہ نئی پیدائش ہے۔ ابھی جماعت چھوٹی ہے۔ اس میں نئے نئے لوگ باہر سے آکر داخل ہو رہے ہیں۔ جس طرح حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں عذاب کے رنگ میں آسمان سے بھی بارش نازل ہوئی اور زمین سے بھی پھوٹی۔ اب رحمت کے طور پر اللہ تعالیٰ ہماری تعداد میں وسعت پیدا کر رہا ہے۔ نیچے سے بھی اور چاروں طرف سے بھی پانی ہمارے اندر آکر مل رہا ہے۔ پیدائشی بھی اور باہر سے بھی لوگ آکر مل رہے ہیں۔ اس لئے ہماری ذمہ داری بڑھ جاتی ہے۔ ہمارا کام اور مشکل ہو گیا۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم کس کس کو سنبھالیں، ہم نے ہر ایک کو سنبھالنا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں سمجھ بھی دی ہے اور ہمارے اندر جذبہ بھی پیدا کیا ہے۔ پس میں اور آپ اس بات پر بھی خوش ہیں کہ اللہ تعالیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شاعرِ احمدیت محترم شیخ روشن دین صاحب تنویر مرحوم

حصولِ سعادت کے لحاظ سے خوش بختی کی ایک درخشندہ مثال

مسعود احمد دہلوی

(۳)

ہر چند کہ گھر میں فارغ البالی نہ تھی تاہم آپ نے اپنے بچوں کو ہی اپنے نادار گھر کی دولت تصوّر کیا اور ان کی تربیت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ آپ صبر و شکر کے ساتھ ہنسی خوشی گزر بسر کر رہے تھے اور بچوں کی پرورش میں مگن تھے لیکن قدرت کو ابھی ایک اور امتحان لینا منظور تھا۔ آپ کا بہت ذہین اور ہونہار فرزند نصر الرحمٰن جوانی کی عمر کو پہنچتے پہنچتے اپنا دماغی توازن کھو بیٹھا۔ آپ نے قیام پاکستان سے قبل قادیان میں پھر لاہور اور ربوہ میں نصر الرحمٰن کا بہت علاج کروایا لیکن افاقہ نہ ہوا بالآخر آپ کو اسے دماغی ہسپتال واقع لاہور میں داخل کرانا پڑا۔ گزشتہ پندرہ سال سے وہ ہنوز ہسپتال میں ہی داخل اور زیر علاج ہے۔ اس بات کا آپ کے دل پر بہت صدمہ تھا لیکن اپنے اس غم کو آپ نے اپنے دل میں ہی دبائے رکھا۔

البتہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی تینوں بیٹیوں نے جو ماں کے عافیت بخش سایہ سے محروم تھیں جان چھڑکنے والے شفیق باپ کے زیر تربیت بہت دل لگا کر تعلیم حاصل کی۔ اور تینوں ہی بہت لائق ثابت ہوئیں بڑی صاحبزادی عزیزہ عفت بی۔ اے بی۔ ٹی سالہا سال لڑکیوں کے سکول میں پہلے ٹیچر اور پھر ہیڈ مسٹرس رہیں اور انہوں نے اپنے والد عزیز مریض بھائی کی بہت خدمت کی ان کی شادی مکرم محمد احمد صاحب حامی ایم۔ ایس سی سے ہوئی جو آجکل نون پاکستان لمیٹڈ بھلوال میں جنرل منیجر ہیں۔ دوسری صاحبزادی عزیزہ عزت بی اے اپنے شوہر مکرم عبد المنان صاحب کے ساتھ انگلستان میں مقیم ہیں۔ تیسری عزیزہ ڈاکٹر عظمت ایم بی بی ایس مکرم شیخ حبیب احمد صاحب ثاقب ایم اے کی اہلیہ ہیں۔

جب محترم تنویر صاحب اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلانے اور انہیں اپنے گھر بار کا کرکے ان کی نگہداشت سے فارغ ہونیکے بعد اکیلے رہ گئے تو آپ نے تیسری شادی کی آپ کی اہلیہ محترمہ امتہ الغنی صاحبہ بنت محترم ڈاکٹر عبد الغنی صاحب انبالوی مرحوم خدا کے فضل سے حیات ہیں ان کے بطن سے ایک بچی ہوئی جس کا نام عزیزہ فرحت تنویر ہے اور اب تیرھویں سال میں ہے۔ آخری عمر میں جب کہ محترم تنویر صاحب پیرانہ سالی کی وجہ سے بیمار رہنے لگے تھے تو آپ کی اہلیہ صاحبہ محترمہ اور عزیزہ فرحت تنویر سلمہا نے آپ کی بہت خدمت کی اور حتی الوسع بہت آرام پہنچایا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

بہر حال نرینہ اولاد ایک ہی ہوئی اور اس اکلوتے فرزند کا بھی دماغی توازن ٹھیک نہ رہا یہ امر آپ کے لئے بہت دکھ پریشانی اور صدمہ کا موجب تھا۔ یہ دکھ، یہ پریشانی اور یہ صدمہ آخر دم تک قائم رہا۔ عمر بھر آپ نے اُسے سینہ میں دبائے رکھا۔ اور حرفِ شکایت کبھی زبان پہ نہ آنے دیا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز نصر الرحمٰن کو اپنے فضل خاص کے ماتحت کلی طور پر صحتیاب فرمائے۔ نیز عزیزہ فرحت سلمہا کا بھی حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین۔

ماتحتوں کے ساتھ حسنِ سلوک

محترم تنویر صاحب کا الفضل کے عملہ کے ساتھ سلوک بھی اپنی مثال آپ تھا۔ آپ بحیثیت ایڈیٹر دفتر میں ایک بااختیار افسر تھے لیکن افسری اور ماتحتی کا تصوّر آپ کے ذہن میں سرے سے تھا ہی نہیں۔ آپ چونکہ اپنے خاندان میں اکیلے ہی احمدی تھے اور قبولِ احمدیت کے چند سال بعد سیالکوٹ کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ کر مرکز سلسلہ میں آ بسے تھے اس لئے وطن سے دُور ہونے کے باعث اہل خاندان کے ساتھ روابط قدرتی طور پر واجبی سے رہ گئے تھے۔ قیامِ پاکستان کے بعد لاہور میں آٹھ سالہ قیام کے دوران تو ان کے عزیز اور رشتہ دار آتے رہتے تھے لیکن ۱۹۵۵ء کے اوائل میں ربوہ آنے کے بعد عزیزوں کے ہاں آنے جانے کا سلسلہ قریباً منقطع سا ہو گیا تھا۔ آپ دفتر الفضل کو ہی اپنا خاندان تصوّر کرنے لگے تھے اور دفتر کے ماحول سے اس قدر مانوس ہو گئے تھے کہ اس سے جدا ہونا آپکو گوارا ہی نہ تھا یہی وجہ ہے کہ اوّل تو آپ رخصت لیتے ہی نہ تھے اور اگر بامر مجبوری رخصت لیتے بھی تھے تو ایک یا دو دن سے زیادہ نہیں۔ دفتر الفضل ہی آپ کا خاندان تھا اور آپ اُس کے سربراہ تھے۔ آپ نے اپنے آپ کو افسر کبھی سمجھا ہی نہیں۔ اپنے کام سے فارغ ہونے کے بعد کبھی کاتبوں کے درمیان جا بیٹھتے اور کبھی دفتر منیجر کے کلرکوں کے پاس بیٹھکر ان سے باتیں کرتے۔ بعض کارکنوں پر سختی بھی کرنا پڑتی تھی اور ڈانٹ ڈپٹ تک بھی نوبت آجاتی تھی لیکن پھر جلدی ہی غصہ دُور ہونے پر تالیف قلب کی بھی کوشش کرتے۔ کسی کارکن کو نقصان پہنچانا آپ کی فطرت کے خلاف تھا۔

آپ اسسٹنٹ ایڈیٹروں کے ساتھ ہمیشہ ہی بہت حسنِ سلوک سے پیش آتے رہے چنانچہ خاکسار اور برادرم شیخ خورشید احمد صاحب کے ساتھ ہمیشہ بہت مشفقانہ سلوک روا رکھا اور ہمیشہ ہی پورا پورا اعتماد کیا۔ اکثر کہا کرتے تھے کہ مسعود اور خورشید میرے دو بازو ہیں۔ کبھی کسر نفسی کے طور پر یہ بھی کہہ دیتے اصل ایڈیٹر تو یہ دونوں ہیں میں تو نشان کا ہاتھی ہوں۔ جب تک دوسری بلکہ تعداد کے لحاظ سے تیسری شادی نہ کی تھی تو ربوہ میں اکیلے ہی رہا کرتے تھے اور دفتر کے ساتھ والا مکان کرایہ پر لے رکھا تھا۔ دن کو گیارہ بجے گھر جا کر چائے تیار کرتے اور اکثر دفتر سے مجھے بلا بھیجتے اور چائے میں شریک کرتے اور کہتے اکیلے بیٹھ کر چائے پینے کو جی نہیں چاہتا۔ اس لئے آپ کو تکلیف دیتا ہوں۔ دہلی کے کھانے کھانے کا بہت شوق تھا لیکن اس بات کے لئے کبھی تیار نہ ہوئے کہ میرے گھر آکر کبھی کھانا کھائیں ہمیشہ یہ کہہ کر ٹال جاتے کہ تمہارے بچے بیمار رہتے ہیں لڑکی کوئی ہے نہیں بیوی کو ہی سارا کام کرنا پڑتا ہے اس لئے میں انہیں تکلیف دینا نہیں چاہتا۔ البتہ لاہور اور کراچی میں جب کبھی ایسے ہوٹل میں کھانے کی دعوت دی جس کا باورچی دلّی والا ہوتا تو ہمیشہ ہی اسے بخوشی قبول کیا۔ چنانچہ لاہور میں ایک روز علی الصبح میرے ہمراہ لوہاری دروازہ کے اندر جاکر دلّی والے کی دکان پر نہاری اور خمیری روٹی بہت مزے لیکر کھائی بار بار کہتے تھے گائے کا گوشت اتنا گلا ہوا اور اتنا لذیذ میں نے پہلے کبھی نہیں کھایا اسی طرح کراچی میں ایک عرصہ تک روزانہ شام کو میرے ساتھ شہر میں گھومنے پھرنے جاتے رہے اور دلّی والوں کی دکانیں تلاش کر کرکے دہی بڑے، چاٹ، مختلف قسم کے کباب اور برف میں لگی ہوئی قلفیاں کھائیں ہوٹل کا بل اکثر خود ادا کرتے بہت کم اس پر آمادہ ہوتے کہ بل میں ادا کروں ایک دفعہ پکنک پر سارے دفتر کے ہمراہ گئے۔ گوشت خود بھونا اور بہت وافر مقدار میں شیر خورما مجھ سے تیار کرایا بعد میں عرصہ دراز تک شیر خورما کی تعریف کرتے رہے۔ دوسری بار دفتر میں شیر خورما تیار کرایا اور اس طرح شوق پورا کیا۔ یہ باتیں میں نے اس لئے لکھی ہیں تاکہ یہ ظاہر ہو سکے کہ دفتر میں آپ نے ہمیشہ گھر کا ماحول برقرار اور اہل دفتر کے ساتھ گھر والوں کا سلوک روا رکھا۔ خاص طور پر خاکسار اور برادرم خورشید احمد صاحب کو آپ نے سدا یہی سمجھا کہ یہ دونوں میرے فرزند ہیں۔

الوداعی تقریب کا درد انگیز منظر

مسلسل پچیس سال تک قادیان، لاہور، کراچی اور ربوہ میں الفضل کی ادارت کے فرائض نہایت خوش اسلوبی سے انجام دینے کے بعد آپ مئی ۱۹۷۱ء کے اوائل میں خرابی صحت کی بناء پر ریٹائر ہوئے اس میں ایک سال کا وہ عرصہ بھی شامل ہے کہ جب آپ نے ۱۹۵۳ء میں الفضل کی جبری بندش کے دوران کراچی میں روزنامہ المصلح کے ایڈیٹر کے طور پر خدمات سر انجام دیں۔

اتنی طویل وابستگی کے بعد الفضل اور دفتر الفضل سے جدائی کا شروع شروع میں آپ کی طبیعت پر خاصا اثر تھا کہتے تھے اس میں شک نہیں میں بہت ضعیف ہو گیا ہوں اور میرے لئے دفتر آنا جانا بھی دوبھر ہے لیکن آپ لوگوں کے ساتھ اتنی طویل رفاقت کے زیر اثر جی نہیں چاہتا کہ جیتے جی دفتر الفضل سے میرا تعلق منقطع ہو۔ اہل دفتر تو انہی دنوں الوداعی تقریب منعقد کرنا چاہتے تھے لیکن آپکی اپنی ناسازیٔ طبع کے باعث فوری طور تقریب منعقد کرنیکی اجازت نہ دی جب آپ کی طبیعت بحال ہو گئی تو الوداعی تقریب منعقد ہوئی جس میں صدارت کے فرائض محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب

(باقی ص ۶ پر)

(بقیہ صفحہ ۳)

کی توفیق سے ہم بھی اس گروہ میں جا شامل ہوئے جس پر اللہ تعالیٰ کی رضا کی بارش اس کثرت سے ہوئی کہ دُنیا نے وہ نظارہ کبھی اور نہیں دیکھا ہم اس گروہ میں شامل ہو گئے جس میں مرد اور عورت ہر دو اللہ تعالیٰ کے پیار کو ایک جیسا حاصل کرنے والے ہیں۔

دُعا

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آئندہ بھی ہمیں اور ہماری نسلوں کو بڑے لمبے عرصہ تک یہ توفیق دیتا چلا جائے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ اور تربیت کے نتیجہ میں ایک عجوبہ جو ظاہر ہوا یہ ایک بے مثال چیز جو ظاہر ہوئی کہ ایک ایسی قوم تیار ہو گئی کہ جس کے مرد اور جس کی عورتیں اللہ تعالیٰ سے ایک جیسا پیار حاصل کرنے والے ہیں یہ پیار مرد و زن حاصل کرتے چلے جائیں خدا کرے کہ ہم بھی اور قیامت تک آنے والی نسلیں بھی اللہ تعالیٰ کے پیار کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے والی ہوں۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(قسط نمبر ۲)

مسل نمبر ۲۰۶۸۲

میں سکینہ بیگم بیوہ ڈاکٹر محمد رفیع خان صاحب قوم افغان پیشہ خانہ داری عمر ۶۶ سال بیعت ۱۹۳۶ء ساکن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

(۱) زیور مالیتی پانچ صد (۵۰۰/-) روپے
(۲) حق مہر وصول شدہ (۳۲/-) روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے جیب خرچ ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۳ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ: سکینہ بیگم ۲۱ ڈی بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

گواہ شد: عبد الواحد محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ
گواہ شد: محمد یعقوب خان صدر حلقہ دار الصدر شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۶۸۳

میں ماجدہ بیگم زوجہ چوہدری عبد العزیز صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۹/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:- (۱) ایک کنال سکنی اراضی دار الصدر ربوہ قیمت آٹھ ہزار روپے (۲) ایک کنال سکنی زمین دار النصر غربی ربوہ قیمت دو ہزار روپے (۳) حق مہر ۲۵۰/- روپے بذمہ خاوند۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ: ماجدہ بیگم زوجہ چوہدری عبد العزیز صاحب (نظارت امور عامہ) کوارٹر ۴ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

گواہ شد: عبد العزیز ابن چوہدری عبد الکریم صاحب کوارٹر ۴ صدر انجمن احمدیہ ربوہ (خاوند موصیہ)
گواہ شد: رشید احمد ابن نذر حسین صاحب کوارٹر ۳۱ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان۔

مسل نمبر ۲۰۶۸۴

میں عبد اللطیف ولد حافظ محمد صاحب قوم گوجر عمر ۷۵ سال بیعت پیدائشی ساکن بھلیسر ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

(۱) ۶ کنال بارانی زمین واقع موضع بھلیسر ضلع گجرات قیمتی ۱۲۵۰/- روپے (۲) ایک مکان رقبہ ۵ مرلے موضع بھلیسر مالیتی ۱۲۵۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰/- روپے بطور پنشن ماہوار آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد: عبد اللطیف ولد حافظ محمد صاحب بھلیسر ضلع گجرات ڈاک خانہ ککیانہ۔
گواہ شد: عبد المنان ناصر ولد محمد ابراہیم صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ۔ ضلع جھنگ
گواہ شد: علم الدین ۱۲/۲۴ دار الرحمت شرقی ربوہ

مسل نمبر ۲۰۶۸۵

میں محمد اقبال ولد شیخ کرم بخش صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۵۲ سال بیعت پیدائشی ساکن کوئٹہ ضلع کوئٹہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے ایک عدد مکان واقع قائد آباد کوئٹہ مالیتی دس ہزار روپے (۲) دو عدد بنگلہ جات کوئٹہ جن کی مالیت ایک لاکھ بیس ہزار روپے ہے میں اس کے ۱/۴ حصے کا مالک ہوں۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار روپیہ ماہوار آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: شیخ محمد اقبال ۴۶۵ گرین ٹاؤن کالج روڈ کوئٹہ
گواہ شد: محمد عیسیٰ جان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کوئٹہ
گواہ شد: سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔ کوئٹہ

مسل نمبر ۲۰۶۸۶

میں فاطمہ یاسمین زوجہ محمد امین منیر صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی ساکن پارہ چنار ضلع کرم ایجنسی N.W.F.P بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱/۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

(۱) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ پانچ ہزار (۵۰۰۰) روپے
(۲) زیور طلائی وزنی ۲۲ تولے مالیتی چار ہزار روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۵۵/- روپے ماہوار آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: فاطمہ یاسمین بقلم خود اہلیہ محمد امین منیر صاحب معرفت حقانی جنرل سٹور پارہ چنار کرم ایجنسی شمالی مغربی سرحدی صوبہ۔ گواہ شد: محمد امین منیر ولد ڈاکٹر محمد زبیر صاحب۔ پارہ چنار کرم ایجنسی
گواہ شد: محمد اجمل بھٹی ولد غلام رسول صاحب پارہ چنار کرم ایجنسی۔ صدر جماعت احمدیہ پارہ چنار

مسل نمبر ۲۰۶۸۷

میں رضیہ طاہر زوجہ خلیفہ طاہر احمد صاحب ایم اے قوم ... پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال بیعت پیدائشی ساکن کوئٹہ ضلع کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۱/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

(۱) حق مہر مبلغ سات ہزار روپے جو بذمہ خاوند ہے۔ (۲) زیور طلائی چالیس تولے مالیتی ۷۲۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

الامۃ: رضیہ طاہر زوجہ خلیفہ طاہر احمد صاحب ایم اے۔ تاج محمد خان روڈ کوئٹہ
گواہ شد: محمد عیسیٰ جان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کوئٹہ۔
گواہ شد: طاہر احمد خلیفہ سیکرٹری وقف جدید۔ جماعت احمدیہ کوئٹہ۔

مسل نمبر ۲۰۶۸۸

میں حلیمہ بیگم بنت ڈاکٹر عطا محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۵۶ سال بیعت پیدائشی ساکن خضدار ضلع قلات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) بالیاں طلائی وزنی ۱ ۳/۴ تولہ مالیتی ۱۲۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۱۵/- روپے ماہوار آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۳ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ: حلیمہ بیگم معرفت ڈاکٹر صدیق صاحب سول ہسپتال خضدار بلوچستان۔

گواہ شد: ایس اے مجاہد معرفت ڈاکٹر صدیق صاحب سول ہسپتال خضدار بلوچستان
گواہ شد: محمد عمر قمر۔ صدر جماعت احمدیہ خضدار (بلوچستان)

مسل نمبر ۲۰۶۸۹

میں نذیران بیگم زوجہ محمد صدیق صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۵۹ سال بیعت پیدائشی ساکن ملتان ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) حق مہر وصول شدہ ۳۲/۲۵ روپے (۲) زیور طلائی وزنی پانچ تولے مالیتی ۹۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: نذیران بیگم زوجہ محمد صدیق مکان ۳۲ گلی ۱ محلہ چاہ بوہڑ والا ملتان چھاؤنی
گواہ شد: بشیر احمد بقلم خود پوسٹل پنشنر نیازی منزل گھنٹہ گھر روڈ ملتان چھاؤنی
گواہ شد: سعید احمد سعید مکان ۳۲ محلہ چاہ بوہڑ والا۔ ملتان۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کا فیصلہ یہی ہے کہ اس کے دین کی مدد کرنے والے ہی بالآخر کامیاب ہوں گے

احمدی نوجوانوں کو یہ عزم کر لینا چاہیئے کہ وہ بہرحال اسلام کی تعلیم کو قائم کرکے رہیں گے

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"اگر ہمارے نوجوان اصلاح کر لیں اور اقرار کر لیں کہ جس طرح بھی ہو اسلام کی تعلیم کو قائم کریں گے تو یہ لوگ خود بخود اپنی شکست کا اقرار کر لیں گے کیونکہ جب کوئی واقعہ ہو جائے تو اعتراض خود بخود مٹ جاتے ہیں جو لوگ بھی خدا تعالیٰ کے دین کی مدد کرنے والے ہوں گے خدا تعالیٰ کا فیصلہ یہی ہے کہ وہی کامیاب ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک شعر کرامات الصادقین میں ہے جس کا پہلا مصرعہ آپ فرماتے ہیں الہامی ہے اور وہ شعر یہ ہے ؎

وانی انا الرحمٰن ناصر حزبہ
ومن کان من حزبی فیعلی وینصر

اس کا یہ مطلب ہے کہ میں رحمٰن ہوں۔ جس کی دین اور بخشش اور رحمت سب پر وسیع ہے اور کافر و مومن میں کوئی فرق نہیں کرتی اور میرے دین کے جو مخالف ہیں میری رحمت ان کو بھی فائدہ پہنچاتی ہے دیکھو سانس لینے کے لئے ہوا اور پانی اور روشنی کا سامان میں نے ان کے لئے بھی جو میرے دین کی مخالفت کرتے ہیں ویسا ہی کیا ہوا ہے جیسا مومنوں کے لئے۔ کیونکہ میں رحمٰن ہوں۔ پھر کوئی کیونکر خیال کر سکتا ہے کہ جو میرا ہو جائے میں اسے چھوڑ دوں گا۔ اور اس کی مدد پر کمربستہ نہیں ہوں گا۔ گویا پہلے مصرعہ کا نتیجہ آگے بیان کیا ہے کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کے حزب ہو جاتے ہیں۔ انہیں غلبہ دیا جاتا ہے اور مدد کی جاتی ہے۔ پس جو بھی اللہ تعالیٰ کی جماعت میں داخل ہو جائے اسے مدد ملنا یقینی ہے کیونکہ جو رحمٰن اپنے دین کے مخالفوں کو بھی فیض سے محروم نہیں رکھتا۔ یہ کیونکر ممکن ہے کہ جو اس کا ہو جائے وہ اس کی مدد نہ کرے وہ ماں جو غیر کے بچے سے محبت کرتی اور پالتی ہے اپنے بچے کے ساتھ اس کی محبت کا اندازہ کرنا بالکل آسان ہے خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں غیر سے بھی حسن سلوک کرتا ہوں میرا سورج ہے وہ تم کو ہی نہیں بلکہ ہندوؤں اور سکھوں اور عیسائیوں اور یہودیوں کو بھی فائدہ پہنچاتا ہے بلکہ یہ تو پھر بھی خدا کے کسی نہ کسی رنگ میں قائل ہیں دہریوں کو بھی فائدہ پہنچاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے بادل آتے ہیں مگر کیا کبھی تم نے دیکھا کہ وہ مومن کے کھیت کو تو سیراب کریں اور غیر مومنوں کے کھیتوں کو چھوڑ دیں۔ کیا کبھی یہ ہوا ہے کہ اس کی ٹھنڈی ہوائیں تمہارے لئے تو ٹھنڈی اور آرام پہنچانے والی ہوں مگر کافروں کے لئے گرم لُو بن جائیں وہ اسی طرح ان کو بھی لذت پہنچاتی ہیں جس طرح تمہیں۔ تو جو رحمٰن خدا ہے اور جس کے فضلوں کا سلسلہ اتنا وسیع ہے کیا تم خیال کرتے ہو کہ جو اس کا ہو جائے وہ اسے چھوڑ دے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اور الہام ہے جو دراصل پنجابی کا ایک پرانا شعر ہے مگر آپ پر بھی الہاماً نازل ہوا ہے۔ اور وہ یہ کہ "جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو" یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ کا ہو جائے اللہ تعالیٰ ساری دنیا کو اس کا بنا دیتا ہے اور ذرہ ذرہ اس کی تائید میں لگا دیتا ہے مشکلات بھی ہوتی ہیں مخالفتیں بھی ہوتی ہیں اور فتنے بھی اٹھتے ہیں مگر اسے مٹانے کے لئے نہیں بلکہ اس کی عزت اور عظمت کو ظاہر کرنے کے لئے۔"

(الفضل ۱۳ اپریل ۱۹۳۸ء)

روشن دین صاحب تنویر (بقیہ صفحہ ۴)

سابق ناظر اصلاح وارشاد نے ادا فرمائے۔ اُس روز اللہ تعالیٰ کے فضل سے محترم تنویر صاحب کی طبیعت بہت ہشاش بشاش تھی سب اہل دفتر سے مل کر بہت خوش ہوئے اور سب سے ہی ہنس ہنس کر باتیں کرتے رہے لیکن جب خاکسار نے جملہ کارکنان الفضل کی طرف سے الوداعی ایڈریس پڑھا تو آپ پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوئی۔ طویل رفاقت کے بعد جدائی کے احساس نے شدت اختیار کرکے آپ کو ایک اور ہی عالم میں پہنچا دیا۔ اس وقت آپ نے جو کچھ فرمانا چاہا اور شدت جذبات کی وجہ سے اس پر پورے طور پر قادر نہ ہو سکے اس کا ذکر کرنے سے قبل ایڈریس کا متن درج کرنا ضروری ہے (باقی)

فوری ضرورت ہے

طبیہ کالج میں طلباء کو طب پڑھانے کے لئے ایک طبیب لیکچرار کی ضرورت ہے۔ جو ندوۃ الحکماء یا ڈی۔ہم۔لا۔B ہو۔

مرکز میں رہ کر خدمت سلسلہ کا شوق رکھنے والے احباب اپنی درخواستیں پریذیڈنٹ یا امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ جلد از جلد ارسال فرما دیں۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

ربوہ میں ہاکی چیمپئن شپ کے مقابلے

سرگودھا ڈویژن انٹر ڈسٹرکٹ ہاکی چیمپئن شپ کے مقابلے ۲۹ فروری اور یکم مارچ ۱۹۷۲ء کو ربوہ میں منعقد ہو رہے ہیں جن میں پاکستان کے بعض نامور کھلاڑی بھی شریک ہوں گے۔ چیمپئن شپ کا افتتاح ڈپٹی کمشنر صاحب جھنگ ۲۹ فروری کو ۳ بجے بعد دوپہر کریں گے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

امریکہ کے صدر نکسن چین پہنچ گئے

ہوائی اڈے پر چو این لائی نے خیر مقدم کیا

پیکنگ ۲۱ فروری۔ آج صبح پاکستانی وقت کے لحاظ سے ساڑھے آٹھ بجے امریکہ کے صدر نکسن اپنے ایک ہفتہ کے تاریخی دورہ چین کے سلسلے میں یہاں پہنچے۔ آپ پہلے امریکی سربراہ ہیں جنہوں نے چین کا دورہ کیا ہے۔ اس سے قبل متواتر ۲۲ برس تک چین اور امریکہ ایک دوسرے سے بالکل الگ تھلگ بلکہ مخالف رہے ہیں۔ جب صدر نکسن چین پہنچے تو پیکنگ کے ہوائی اڈے پر چین اور امریکہ کے جھنڈے لہرا رہے تھے اور بینڈ پر چین اور امریکہ کے ترانے گائے جا رہے تھے۔ صدر نکسن کو گارڈ آف آنر پیش کیا گیا وزیراعظم چین مسٹر چو این لائی نے جو چین کے دیگر ممتاز لیڈروں کے ہمراہ ہوائی اڈے پر موجود تھے آگے بڑھ کر صدر نکسن سے ہاتھ ملایا۔ جس کے بعد آپ کا چین کے اعلیٰ سرکاری حکام سے تعارف کرایا گیا آپ کے ہمراہ امریکہ کے وزیر خارجہ ولیم راجرز اور امور خارجہ کے مشیر ڈاکٹر کسنجر بھی چین گئے ہیں۔ آج تیسرے پہر صدر نکسن نے ماؤزے تنگ سے ملاقات کی جس کے بعد مسٹر چو این لائی سے گفتگو شروع ہو گئی۔ صدر نکسن نے ایک بیان میں کہا کہ میں چینی حکومت سے باقاعدہ مذاکرات کرنے کے لئے نہیں آیا بلکہ محض تبادلہ خیالات کے لئے آیا ہوں صدر نکسن کے چین پہنچنے کا نظارہ دنیا میں لاکھوں اشخاص نے ٹیلی ویژن پر دیکھا۔ اسے بحرالکاہل پر مصنوعی سیاروں کے ذریعہ ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر کرٹ والڈہائم نے صدر نکسن کے دورے کو ایک اہم نفسیاتی کامیابی قرار دیا جس کے آگے چل کر ٹھوس نتائج نکلنے کی توقع ہے اقوام متحدہ کے سابق سیکرٹری جنرل اوتھانٹ نے کہا کہ اس قسم کے ذاتی رابطے بڑی اہمیت رکھتے ہیں ان سے تاریخ میں نئے باب کا اضافہ ہوگا۔

حکومت سرحد کا پریس نوٹ

پشاور ۲۱ فروری۔ صوبائی حکومت کے ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ پشاور کے ایک جلسہ میں ریٹائرڈ ایئر مارشل اصغر خان کے خیالات کو حاضرین کے ایک طبقہ نے ناپسند کیا اس کے نتیجہ میں گڑبڑ شروع ہو گئی پولیس کو ہلکا لاٹھی چارج کرنا پڑا۔ اس پر لوگوں کے ایک طبقہ نے جلوس نکال کر پولیس کے خلاف نعرے لگائے۔ اس کے بالمقابل پولیس نے بھی جلوس نکالا اور مطالبہ کیا کہ پولیس کے وقار کو بحال کیا جائے اور اس کی شکایات کا ازالہ کیا جائے گورنر سرحد نے پولیس کی دقتوں اور شکایات کو ہمدردی کے ساتھ سنا ہے۔ اور اس پر غور کرنے کا وعدہ کیا ہے گورنر نے صوبہ کے تمام لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ نظم و ضبط کو برقرار رکھنے اور پرامن فضا پیدا کرنے میں حکومت کا ہاتھ بٹائیں

انگریزی اور ریاضی کے لیکچراروں کی ضرورت

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں انگریزی اور ریاضی کے لیکچراروں کی ضرورت ہے۔ جو نوجوان تعلیم الاسلام کالج میں قومی جذبہ کے تحت بطور لیکچرار مستقل طور پر کام کرنے کے خواہشمند ہوں فوری طور پر اپنی درخواستیں مع مصدقہ نقول اسناد اپنی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کے ساتھ ۲۵ فروری تک بنام پرنسپل بھجوا دیں۔ امیدواروں کے لئے کم از کم سیکنڈ کلاس ایم اے ہونا ضروری ہے ابتدائی تنخواہ ۲۸۸/- روپے ماہوار بشمول الاؤنس ہوگی۔ پنشن اور پراویڈنٹ فنڈ کی مراعات دی جائیں گی۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)